# ہیروں کی خیرات

امجد رئیس

ہر کام کی کامیابی کا انحصار اس کے بے داغ منصوبے میں مضمر ہوتا ہے... ان دونوں نے بھی اپنی طرف سے مکمل منصوبہ بندی کی تھی... اور کامیابی بھی حاصل کر لی تھی... مگر اچانک ہی قسمت کی ستم ظریفی نے ہاتھ دکھا دیا...

**جرم کرنے کے دلدادہ دو چلبلے وارداتیوں کے کارنامے کا دلچسپ قصہ...**

پیٹ ہاپکنز بے خیالی کے عالم میں پلازا فاؤنٹین کے قریب کھڑا، لڑکی کو فاؤنٹین کے پانی میں سکے اچھالتے دیکھ رہا تھا۔ چند سکے پانی میں پھینک کر وہ چلی گئی۔ پیٹ ہاپکنز دولت حاصل کرنے کے لیے نت نئے آئیڈیاز کی تلاش میں رہتا تھا۔ تاہم اس کو آئیڈیا اتنی آسانی سے نہیں ملتا تھا۔

لڑکی پلازا فاؤنٹین میں سکے اچھال کر جا چکی تھی۔ پیٹ نے سورج کی تمازت محسوس کی اور وہاں سے جانے سے قبل سر اٹھا کر دیکھا۔ اس کی نگاہ پہلے ڈاؤن ٹاؤن ڈائمنڈ

ایکسچینج کی عمارت کی کھلی کھڑکی پر پڑی... دفعتاً اس کے ذہن میں بجلی سی چمکی۔ اسے انوکھا آئیڈیا مل گیا تھا۔ اس نے وہاں سے جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور ٹہلتے ہوئے پھر سر اٹھا کر اوپر دیکھا۔ کھلی ہوئی کھڑکی عمارت کی چوتھی منزل پر تھی۔

فاؤنٹین پر کچھ اور بچے آگئے تھے اور اِکا دُکا سکے اچھال رہے تھے۔ پیٹ فون بوتھ کی طرف چل پڑا۔ وہاں سے اس نے پلازا میں جانی اسٹوپ کو کال کی۔ جانی کا ریکارڈ یہاں بالکل صاف تھا۔ اس بات کا امکان بعید ترین تھا کہ پولیس دور تک کوئی سراتلاش کرتی اور جانی کی کیلی فورنیا میں دس سال قبل کی واردات تک پہنچ جاتی۔

"جانی! پیٹ بات کر رہا ہوں۔ تمہیں یہاں پا کر خوشی ہوئی۔"

"اوہ پیٹ بوائے... کہاں ہو؟"

"یہیں پلازا کے نیچے۔"

"وہاں کیا کر رہے ہو؟"

"ایک جاب ہے، وہ بھی تمہارے مطلب کی۔"

"کیسی جاب؟" جانی محتاط لگ رہا تھا۔

"مجھ سے "برچ بارک بار" میں ملاقات کرو۔"

"کب؟"

"ایک گھنٹے میں۔" پیٹ نے کہا۔

جانی نے توقف کیا۔ "دو گھنٹے کر لو۔" وہ بولا۔

"او کے، سی یو۔"

☆☆☆

برچ بارک بار، سہ پہر میں یہ ایک خاموش اور پُرسکون جگہ تھی۔ جانی سے میٹنگ کے لیے یہ جگہ پیٹ کے حسبِ منشا تھی۔ یہاں اس نے کھلی میز کے بجائے عقبی سمت میں ایک بوتھ منتخب کیا اور بیئر کا آرڈر دیا۔

جانی دس منٹ تاخیر سے پہنچا۔ وہاں پہنچ کر وہ اس طرح سرگرداں دکھائی دیا جیسے کسی لڑکی کو تلاش کر رہا ہے پھر معمولی تردد کے ساتھ وہ پیٹ تک پہنچ گیا۔

"کیا کہانی ہے؟" اس نے پیٹ کے بالمقابل بیٹھتے ہوئے سوال کیا۔

بارٹینڈر فون پر کسی کے ساتھ بلند آواز میں الجھ رہا تھا۔ باقی جگہ تقریباً ویران تھی۔

"ڈاؤن ٹاؤن ڈائمنڈ ایکسچینج۔" پیٹ نے آگے جھک کر سرگوشی کی۔ "ہم مٹھی بھر پتھر وہاں سے اڑا سکتے ہیں... تقریباً 5 لاکھ ڈالرز کی مالیت کے برابر۔"

"کیا بکواس ہے؟" جانی حواس باختہ نظر آیا۔ کچھ توقف کے بعد وہ بولا۔ "لیکن کس طرح؟"

"تم یہ کام کر سکتے ہو۔" پیٹ نے کہا۔ "اور میں باہر انتظار کروں گا۔"

"بہت خوب... یعنی پولیس مجھے دبوچ لے گی۔" جانی نے ناگواری سے کہا۔

"کوئی کسی کو نہیں پکڑے گا۔" پیٹ نے سکون سے کہا۔ "تم کسی امیر زادے کی طرح چوتھی منزل پر پہنچو گے اور ہیروں کی ٹرے نکلواؤ گے۔ وقت دوپہر کا ہوگا۔ اس وقت گاہکوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ اس وقت میں ہال میں افراتفری پھیلانے کا انتظام کروں گا اور تم مٹھی بھر کر بیش قیمت پتھر اٹھا لینا۔"

"پھر کیا کروں گا... پتھروں کو نگل جاؤں گا؟"

"یار، پوری بات تو سنو۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔" پیٹ نے اسے سمجھایا۔ "تم مٹھی بھر کر پتھر کھڑکی سے باہر پھینک دینا۔"

"یار! تمہاری باتیں میرے سر سے گزر رہی ہیں۔"

"جانی! میں سنجیدہ ہوں۔"

"خاک سنجیدہ ہو۔" جانی بڑبڑایا۔ "اے سی کی وجہ سے کھڑکیاں بند ہوں گی۔"

"میں نے آج کھڑکی کھلی دیکھی ہے... وہی تو ناک بچاؤ مہم کا معاملہ ہے۔" پیٹ نے کہا۔ "کوئی بھی چار منزل طے کر کے، ہیروں کے ساتھ چار منزل واپس نہیں اتر سکتا... لیکن ہیرے چار منزل تنہا اتر سکتے ہیں۔"

"پیٹ! مجھے تو یہ پاگل پن لگ رہا ہے۔" جانی نے تبصرہ کیا۔

"سنو کھڑکی کاؤنٹر سے زیادہ دور نہیں ہے۔ تم ہیرے اٹھاتے ہی کھڑکی سے باہر اچھال دینا۔" پیٹ، پنسل کاغذ پر اسکیچ بنا کر اسے سمجھا رہا تھا۔ "تمہیں کاؤنٹر سے ہٹ کر کھڑکی تک جانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ تم ہر قسم کے شک سے بالاتر رہو گے۔ زیادہ سے زیادہ وہ تمہاری تلاشی لیں گے اور چند سوالات کریں گے اور بس... پھر وہ دوسرے گاہکوں کی جانب متوجہ ہو جائیں گے۔"

"چلو ٹھیک ہے۔" جانی نے کہا۔ "ہیرے باہر چلے جائیں گے اور تم انہیں کیچ کر لو گے؟" جانی کی آواز میں ہلکا سا طنز تھا۔ "تم تو ہال میں کسی قسم کی ہڑبونگ مچاؤ گے تو باہر پتھروں کا کیا بنے گا؟"

"یہی تو منصوبے کی نفاست ہے۔" پیٹ مسکرایا۔ "کھڑکی کے عین نیچے خوب صورت فوارہ اور تالاب ہے۔ ہیرے تالاب کی تہ میں پہنچ جائیں گے۔ گویا بینک کے والٹ میں محفوظ ہو جائیں گے۔ چلتے فواروں کی پھوار میں

کوئی وہاں ہیرے گرتے نہیں دیکھ سکے گا۔ نہ تہ میں کوئی ان کو دیکھ سکتا ہے کیونکہ وہ شیشے کی طرح شفاف ہیں۔ قیمتی ہیروں کی خوبیوں میں کلر، کیرٹ اور کٹ بہت ضروری ہوتے ہیں۔ اسی بنیاد پر ان کو پرکھا جاتا ہے۔''

''ہاں۔'' جانی نے رضامندی میں سر ہلایا۔ ''لیکن جب سورج تالاب پر آئے گا تو...''

''سورج کی رسائی نہیں ہے، تم چیک کر سکتے ہو۔ انعکاس کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔'' پیٹ نے جواب دیا۔ ''جب تک کسی کو پتا نہ ہو، کوئی وہاں پر ان کی موجودگی سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ ہم دوسرے یا تیسرے روز رات میں آرام سے آئیں گے اور ہیرے نکال لے جائیں گے۔''

پیٹ مسکرایا۔

جانی کچھ دیر سوچتا رہا۔ پھر تعریفی انداز میں پیٹ کو دیکھتے ہوئے ہامی بھر لی۔

☆☆☆

اگلے روز ٹھیک سوا بارہ بجے جانی اسٹوپ، ڈاؤن ٹاؤن پلازا کی زیریں منزل سے چوتھی منزل کی جانب رواں دواں تھا۔ باوردی گارڈ نے اس پر محض ایک اچٹتی نظر ڈالی اور وہ داخلی دروازے سے گزر کر اندر داخل ہو گیا۔

پیٹ چوتھی منزل کے ہال وے سے جائزہ لے رہا تھا۔ اندرونی منظر واضح تھا۔ اندر بہت کم گاہک تھے۔

جانی کاؤنٹر کے شیشے میں جھانکتا ہوا عین کھڑکی کے بالمقابل کاؤنٹر پر جھک گیا۔ وہ کسی ٹرے کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔ سیلز مین نے جیسے ہی جانی کی مطلوبہ ٹرے نکالنے کے لیے کمر کو خم دیا... پیٹ ٹہلتا ہوا آگے بڑھا اور موٹے شیشے کے داخلی دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔ دروازہ ابھی آدھا کھلا تھا کہ پیٹ چکرا کر نیچے گر گیا... اندر دروازے کے ساتھ گارڈ تشویش آمیز انداز میں اس کی مدد کے لیے آگے بڑھا۔ اندرونی افراد بھی داخلی دروازے کی جانب دیکھ رہے تھے۔

''کیا ہوا مسٹر؟ تم ٹھیک تو ہو؟'' گارڈ، پیٹ کے اوپر جھکا ہوا تھا۔

''مم... مجھے... سانس...'' اس نے سر اٹھا کر پانی کا اشارہ کیا۔ چند افراد قریب آ گئے تھے۔ ان میں دو کلرک بھی تھے۔ ایک نے فوراً ہی پانی کا گلاس اسے دیا۔ پیٹ اچھی اداکاری کر رہا تھا۔ وہ ایک ہاتھ کے بل پر بیٹھا اور پانی کا گلاس غٹاغٹ چڑھا گیا۔ وہ کچھ دیر بیٹھا ہانپتا رہا پھر لڑکھڑاتا ہوا سوٹ جھاڑ کر کھڑا ہو گیا۔

ایک کلرک نے اسے کرسی فراہم کی۔

''میں شاید بے ہوش ہو گیا تھا۔'' وہ بے خیالی میں بڑبڑایا اور کرسی پر گر گیا۔

''کیا تمہیں ڈاکٹر کی ضرورت ہے؟'' کسی نے پوچھا۔

''نہیں، مجھے گھر جانا چاہیے۔ آپ سب کا شکریہ۔''

اس نے جانی کی طرف دیکھنے کی حماقت نہیں کی تھی۔ گارڈ نے اس کے لیے دروازہ کھولا۔ پیٹ آہستہ آہستہ باہر نکل گیا۔ وہ لفٹ تک پہنچا اور جلد ہی عمارت سے باہر نکل گیا۔ اس کا رخ فوارے کی جانب تھا...

فوارے پر ہر وقت پبلک موجود ہوتی تھی... کبھی کم، کبھی زیادہ۔ وہ غیر محسوس انداز میں ان میں گھل مل گیا۔ دھیرے دھیرے وہ تالاب کے کنارے تک پہنچ گیا۔ کافی بڑا تالاب تھا۔

فوارے کی طویل دھاریں مختلف زاویوں سے بلند ہو کر گھومتی ہوئی دور دور تک گر رہی تھیں۔ تالاب کی تہ میں اسے پھینکے گئے سکوں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس کا اندازہ درست تھا۔ پیٹ نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور سرسری انداز میں پلٹ کر وہاں سے نکل گیا۔ تاہم تالاب میں ایک سکہ اچھالنا وہ نہیں بھولا تھا۔

''مجھے اپنے اپارٹمنٹ میں جا کر فون کا انتظار کرنا چاہیے۔'' اس نے خود سے کہا۔ تصور کی آنکھ سے اس نے دیکھا کہ پولیس، جانی سے لاحاصل تفتیش میں مصروف ہے۔ بے ساختہ اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلنے لگی۔

☆☆☆

جانی کی کال دو گھنٹے بعد موصول ہوئی۔

''کام کر دیا؟'' پیٹ نے چھوٹتے ہی پوچھا۔

''کر تو دیا۔ تاہم اتنا ہی وقت ملا تھا کہ میں ہیرے اٹھا کر باہر پھینک دوں۔''

''پھر؟''

''پھر کیا... ذرا دیر بعد ہی پولیس آ گئی۔ انہوں نے اپنی جانب سے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی لیکن نہ میں وہاں سے ہلا تھا اور نہ ہی میرے پاس سے کچھ برآمد ہوا... وہ سب بشمول ڈائمنڈ ایکسچینج والے سخت حیران و پریشان تھے۔ کسی نے تمہارا ذکر کر ڈالا۔ لیکن تم تو اندر ہی نہیں آئے تھے۔ گارڈ سمیت کئی افراد گواہ تھے۔'' جانی نے احوال گوش گزار کیا۔ ''مزہ آیا۔ فول پروف منصوبہ تھا۔ لے دے کر میں رہ جاتا تھا۔ ان کے دماغ ماؤف تھے کہ میرا کیا کریں۔ میں اپنی جگہ قطعی پُرسکون تھا۔ مجھے تو ان کے تاثرات یاد کر کر کے ہنسی آ رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اب بھی میرا تعاقب کر رہے ہوں۔ میں مطمئن ہونے

کے بعد دو گھنٹے میں برچ پارک میں ملوں گا۔"

"نہیں۔" پیٹ نے فوراً کہا۔ "آج نہیں، ہم کل ملیں گے۔ میرا مشورہ ہے کہ تم روٹین کے ایک دو کام کر کے گھر چلے جاؤ۔"

"ٹھیک ہے۔ ویسے تمہاری کھوپڑی آج کل کافی تیز جا رہی ہے۔" جانی نے تبصرہ کیا۔ "کل ملیں گے۔"

☆☆☆

اگلے روز وہ دونوں برچ پارک کے ایک بوتھ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پیٹ نے بیئر کا آرڈر دیا۔

"پیٹ! ہم نے کر دکھایا۔" جانی کا چہرہ چمک رہا تھا۔

"ہاں... سناؤ وہاں کیا ہوا؟" پیٹ بھی مسکرا رہا تھا۔

"میں نے بتایا کہ میں نے تو کچھ نہیں دیکھا۔ مجھ سے ہیروں کی ٹرے کے بارے میں پوچھا گیا۔ میرا جواب تھا کہ ہاں میں نے ٹرے نکلوائی تھی اور اس سے قبل کہ میں ہیروں کا جائزہ لیتا... دوسروں کی طرح مجھے بھی دروازے کی جانب متوجہ ہونا پڑا جہاں کوئی شخص گرا ہوا تھا۔ مختصر یہ کہ وہ کچھ بھی نہ کر سکے۔ چار گاہک وہاں اور تھے۔ میری جو پوزیشن تھی وہ ہر طرح سے صاف تھی لہٰذا وہ ان چاروں سے تفتیش کرنے لگے لیکن سب کچھ لاحاصل تھا۔

"ہم سب کی تلاشی بھی لی گئی، تنگ آ کر وہ ہمیں پلازا سے باہر لے گئے اور ایکسرے تک کر ڈالا کہ شاید ہمارے پاس کوئی مخصوص پاؤچ ہوگا اور ہم میں سے کسی نے ہیرے پاؤچ میں ڈال کر نگل لیے۔" یہاں تک پہنچ کر جانی نے بے ساختہ قہقہہ لگایا۔ "میری تو جان پھر بھی جلد چھوٹ گئی۔ مجھ سے زیادہ وہ دوسرے چار گاہکوں پر شک کر رہے تھے۔ حتیٰ کہ انہوں نے ایک کو پکڑ بھی لیا کیونکہ اس کے سابقہ ریکارڈ میں کار چوری کا ایک کیس تھا۔"

"میرا خیال ہے کہ یہ پولیس والے کچھ نالائق تھے کہ انہوں نے مجھے بالکل نظرانداز کر دیا۔" پیٹ نے کہا۔ "حالانکہ وہاں ہلچل میری وجہ سے ہوئی تھی۔ انہیں سوچنا چاہیے تھا کہ میں ملوث ہو سکتا ہوں۔"

"اب کیا ارادہ ہے؟" جانی نے بے قراری سے کہا۔

"ارادہ کیا ہے... آج رات ہیرے وہاں سے نکال لیں گے۔" میں نے واب دیا۔

"پیٹ! سچی بات ہے کہ ہیرے اٹھاتے اور پھینکتے وقت میری حالت خراب تھی۔ میں نے زیادہ نہیں اٹھائے کیونکہ اس صورت میں امکان تھا کہ پھینکتے وقت ایک آدھ وہیں گر جاتا اور... ٹائیں ٹائیں فش۔"

"گڈ!" پیٹ نے کہا۔ "کتنے تھے؟"

"پانچ، میرا خیال ہے کہ پانچ لاکھ ڈالرز سے کم ہی ہوں گے۔"

"کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ تین لاکھ ڈالرز بھی ہوئے تو بہت ہے۔" پیٹ مسکرایا۔

شام کے اخبارات میں تصدیق بھی ہوگئی اور مالیت کا بھی پتا چل گیا۔ مالیت پونے تین لاکھ ڈالرز تھی۔ پولیس کے پاس کوئی کلیو نہیں تھا۔

☆☆☆

دونوں رات گئے پلازا پہنچ گئے۔ تاہم پیٹ نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ معاملہ گرم تھا۔ کوئی انہونی ہو سکتی تھی۔ پیٹ کی چھٹی حس اسے عجلت پسندی سے روک رہی تھی۔

"ہمیں دو دن اور رکنا چاہیے۔" اس نے جانی کو قائل کیا اور دونوں واپس چلے گئے۔

دو دن بعد خوابوں میں رنگ بھرنے کی رات آگئی۔ نصف شب کے قریب وہ سیاہ لباس میں تالاب پر تھے۔ فوارہ رات کے وقت بند تھا۔ ساکت پانی میں انہیں ہیرے تلاش کرنے میں آسانی تھی۔

دو ہیرے تو انہیں فوراً ہی مل گئے۔ کچھ دیر میں تیسرا بھی ڈھونڈ لیا۔ پیٹ جانے کے لیے تیار تھا۔

"جانی! میرا خیال ہے کہ تین بھی بہت ہیں... نکل چلو۔"

"نہیں یار! کم از کم ایک اور تلاش کر لیں پھر چلتے ہیں۔" جانی نے اصرار کیا اور فلیش لائٹ پھر آن کر دی۔

اچانک وہ دونوں تیز روشنی میں نہا گئے اور ایک چیختی ہوئی آواز آئی۔ "وہیں رک جاؤ۔"

"لعنت ہے۔" جانی نے دوڑ لگائی۔ فلیش لائٹ اس نے وہیں پھینک دی تھی۔

دونوں پولیس والے کار سے نکل آئے۔ ایک نے گن تان لی تھی۔ جانی رک گیا۔ پیٹ، تالاب سے نکل کر ہاتھ اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔

"ایزی، آفیسر... تم نے ہمیں پکڑ لیا۔" پیٹ نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔" جس کے ہاتھ میں گن تھی وہ جواباً غرایا اور گن کو حرکت دیتے ہوئے بولا۔

"تالاب کے کوئن، ہر مہینے چیریٹی میں جاتے ہیں۔ تم دونوں بے حد بے شرم ہو کہ خیراتی ریزگاری چرانے آگئے۔ امید ہے کہ جج کم از کم 90 دن کی سزا تو سنائے گا... اب گاڑی سے لگ جاؤ تاکہ ہم تلاشی لے سکیں۔"